حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ

حضرت مولانا تاج محمودؒ
رہنما مجلس تحفظ ختم نبوت وسابق مدیر ہفت روزہ لولاک، فیصل آباد

حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ امیر مرکزیہ مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان رحمۃ اللہ علیہ جامع صفات شخصیت کے مالک تھے۔ خیر القرون کو چھوڑ کر سرورِ کائنات ﷺ فداہ ابی وامی کی امت کے منتخب اور نابغہ روزگار لوگوں کی جو فہرست بن سکتی ہے، وہ اس میں شامل تھے۔ وہ علم کا خزانہ، عرفان کا دریا اور استقامت کا پہاڑ تھے۔ انہوں نے پوری زندگی علوم دینیہ کی تعلیم وتدریس اور تبلیغ میں گزاردی۔ حق تعالیٰ نے ان سے حفاظت اور اشاعت اسلام کا عظیم کام لیا۔ ان کی دینی اور ملی خدمات کو ضبط تحریر میں لانے کے لئے مستقل تصنیف کی ضرورت ہے۔ یہ مختصر فرصت اُن کا مقام ومرتبہ اور ان کی علمی اور عملی خدمات کی تفصیلات کے تذکرے کی متحمل نہیں ہے۔

حضرت مولانا بنوریؒ کے علمی مقام ومنزلت کے سلسلہ میں اتنا کہہ دینا ہی کافی ہے کہ محدثِ جلیل علامۂ دوراں سید انور شاہ کشمیریؒ کے ارشد تلامذہ میں سے تھے۔ علامہ کشمیریؒ کے جتنے شاگرد آج دنیا میں موجود ہیں ان سب کو اس بات سے اتفاق ہے کہ مولانا بنوریؒ، سید انور شاہ کشمیریؒ کا صحیح عکس اور ان کی پوری تصویر تھے۔

حضرت مولانا بنوریؒ کی متعدد علمی تصانیف ہیں، لیکن ان میں سرفہرست جس تصنیف کا عرب اور عجم ہر جگہ غلغلہ بلند ہورہا ہے، وہ حدیث کی کتاب ترمذی شریف کی شرح ’’معارف السنن‘‘ ہے، جسے مولانا بنوریؒ نے اپنے استاذ حضرت مولانا انور شاہ کشمیریؒ کے مقدس اور معطر انفاس قرار دیا ہے۔ ان چھ جلدوں میں لکھے ہوئے نادرۂ روزگار بلند پایہ علمی اور دینی سرمایہ سے آج جامعہ ازہر اور دنیا کی دوسری بڑی بڑی علمی درسگاہوں میں پڑھنے والے فیض یاب ہورہے ہیں۔ ان کا قائم کردہ مدرسہ عربیہ اسلامیہ نیوٹاؤن (حالیہ جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ محمد یوسف بنوری ٹاؤن) جسے دیکھ کر لندن، واشنگٹن یا ماسکو کی کسی یونیورسٹی کا گمان ہوتا ہے، ہمارے تمام دینی مدارس میں قابل فخر طور پر خدمات سرانجام

اسلام کا گہوارہ بنے اور یہاں کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ ﷺ کی بادشاہت قائم ہو اور اس کے لئے ہم لوگ بنیادی باصلاحیت رضاکار اور خادم ثابت ہوں۔ انہیں موجودہ حکومت نے اسلامی نظریاتی کونسل میں لے لیا تھا، ان کا نظریاتی کونسل میں آجانا دو باتوں کی دلیل سمجھا گیا۔

۱...... یہ کہ وہ وقت آگیا ہے کہ اب پاکستان میں اسلام کا عملی نفاذ ہوگا اور اس ملک میں گزشتہ تیس سال سے مرزائیوں، کمیو5 ں، دہریوں، زانیوں، شرابیوں اور لٹیروں نے جو گندگی پھیلا رکھی تھی، وہ اب ان شاء اللہ! صاف ہوکر رہے گی۔

۲...... حضرت مولاناؒ کی موجودگی میں جو اسلامی نظام اور شرعی قوانین مرتب ہوں گے ان کی صحت اور کامیابی ہر قسم کے شک وشبہ سے بلند ہوگی، نظریاتی کونسل کے دوسرے اراکین بھی قابل اعتماد لوگ ہیں، لیکن حضرت مولاناؒ کی ثقاہت اور وسعت نظر کا مقام بہت بلند تھا۔

بہر حال ان کا نظریاتی کونسل میں شامل ہونا اور جو بنیادی نقشہ وہ اس ملک کے نظام کے لئے لے کر گئے ہیں، وہ ایک) فال ہے۔ جس دل سوزی اور شفقت سے انہوں نے جنرل محمد ضیاء الحقؒ کو نصائح کیں اور اسلام کے نفاذ کی تائید کی یہ انہی کا مقام تھا۔ وہ اگرچہ حکم الٰہی کے تابع دنیا سے رخصت ہوگئے اور Ç ظاہر ہمیں یتیم چھوڑ گئے، لیکن یقین ہے کہ ان کی دعائیں å ہماری رہنمائی اور کامیابی کا باعث ثابت ہوتی رہیں گی۔

الف: ان کے علمی ورثہ کے ہزاروں لوگ امین اور وارث ہیں جو علوم دینیہ کی اشاعت اور تبلیغ اسلام کا کام کررہے ہیں، مولانا کا علم ایک چراغ سے دوسرے چراغ کی مثال روشن سے روشن تر ہوتا رہے گا۔

ب: ان کا مدرسہ عربیہ نیوٹاؤن (حال جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ محمد یوسف بنوری ٹاؤن) ان کے S صی معتمد اور جانشین مولانا مفتی احمد الرحمٰن کے سپرد ہوا۔ مفتی صاحب کو مولانا کے صاحبزادے مولوی سید محمد بنوری، مولانا کے شاگرد رشید مولانا عبدالرزاق ا \ رصاحب اور مدرسہ کے تمام مدرسین اور علمائے کرام اور حضرت مولانا بنوریؒ کے دوسرے عزیزوں مولانا محمد حبیب اللہ مختار، مولانا محمد طاسین اور مولانا ایوب جان بنوری کا ہر طرح کا تعاون حاصل رہے گا اور مولاناؒ کا یہ صدقۂ جاریہ تشنگان علوم نبوت کے لئے تا قیامت چشمۂ صافی ثابت ہوگا۔

۳...... مولاناؒ کی عظیم امانت مجلس تحفظ ختم نبوت ملک کے ممتاز عالم دین اور خانقاہ سراجیہ کے سجادہ نشین حضرت مولانا خان محمدؒ کے سپرد ہے۔ جماعت کے تمام ساتھی مولانا محمد شریف جالندھری، مولانا محمد حیات فاتح قادیان، مولانا عبدالرحمٰن میانوی، تاج محمود، سردار امیر عالم خان لغاری، مولانا غلام محمد بہاولپوری، مولانا عبدالرحیم اشعر، مولانا منظور احمد شاہ، حاجی بلند اختر لاہور، حاجی سیف الرحمٰن

www.banuri.edu.pk

بہاولپوری، قاضی فیض احمد ٹوبہ ٹیک سنگھ، مولانا نور الحق نور پشاور، حاجی لال حسین کراچی، میر شکیل الرحمٰن، مولانا محمد رمضان راولپنڈی، مولانا محمد یوسف لدھیانوی، مولانا اللہ وسایا صاحب، مولانا قاضی اللہ یار، مولانا بشیر احمد، حاجی محمد اشرف، مولانا خدا بخش ربوہ اور جماعت کے سینکڑوں ہزاروں وفادار بہادر ایثار پیشہ کارکن اور رضا کار اُن کے ساتھ ہیں۔ یہ عہد کرچکے ہیں کہ وہ امیر شریعت حضرت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ، خطیب پاکستان حضرت مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ، مجاہد ختم نبوت حضرت محمد علی جالندھریؒ، مولانا لال حسین اخترؒ اور حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ کے اس عظیم مشن کو جاری رکھیں گے اور ان کی عظمتوں کے پرچم لہراتے رہیں گے۔

تذکرہ مجاہد ختم نبوت حضرت بنوریؒ:

تحریک ختم نبوت ۱۹۷۴ء کے دوران مردان کے ایک عظیم اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا: ''میں نے آخری فیصلہ کیا ہوا ہے، اپنے سامان میں اپنے ساتھ کفن رکھا ہوا ہے یا تو قادیانیوں کو آئینی طور پر غیر مسلم اقلیت تسلیم کیا جائے گا یا ہم اپنی جان کا نذرانہ پیش کردیں گے، اس کے علاوہ اور کوئی تیسرا راستہ نہیں ہے''۔

اسی تحریک میں جب اپنے قائم کردہ مدرسہ عربیہ اسلامیہ کراچی سے روانہ ہونے لگے تو حضرت مولانا مفتی ولی حسن ٹونکیؒ کو بلاکر فرمایا کہ میں اپنے ساتھ کفن لئے جارہا ہوں، پھر سامان سے کفن نکال کر دکھایا اور فرمایا: زندہ رہا تو واپس آجاؤں گا، اگر شہید ہوگیا تو یہ مدرسہ تمہارے ہاتھ میں اللہ تعالیٰ کی امانت ہے، اس کی حفاظت کرنا۔

۱۹۷۴ء میں ''مجلس تحفظ ختم نبوت'' کی امارت کے لئے آپ کو منتخب کیا گیا، جاننے والے جانتے ہیں کہ کتنی منتوں سماجتوں، کتنے استخاروں، دعاؤں اور مشوروں کے بعد آپ نے یہ منصب قبول فرمایا۔ ابھی ''مجلس تحفظ ختم نبوت'' کی امارت قبول کئے آپ کو چند مہینے نہیں گزرے تھے کہ ربوہ اسٹیشن کا سانحہ پیش آیا، جس کے نتیجے میں ملک گیر تحریک چلی اور اس نے غیر معمولی شکل اختیار کرلی۔ اس کی قیادت کے لئے تمام جماعتوں پر مشتمل مجلس عمل تحفظ ختم نبوت تشکیل پائی تو باصرار اس کی صدارت کے لئے آپ کو منتخب کیا گیا۔ حضرت قدس سرہ نے اس تحریک کے دوران جس تدبر وفراست جس اخلاص وللّٰہیت جس صبر واستقامت اور جس ایثار وقربانی سے ملی قیادت کے فرائض انجام دیئے، وہ ہماری تاریخ کا ایک مستقل باب ہے۔ ان دنوں حضرت پر سوز وگداز کی جو کیفیت طاری رہتی تھی، وہ الفاظ کے جامہ تنگ میں نہیں سما سکتی، حق تعالیٰ نے آپ کے اسی سوز دروں کی لاج رکھی اور قادیانی ناسور کو جسد ملت سے کاٹ کر جدا کردیا گیا۔

(جاری ہے)

www.banuri.edu.pk